نمبر ۲۲ | ۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۳ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۹ اگست سنہ ۱۹۳۴ء | جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۱۶ اگست بوقت چار بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضورؐ کی صحت بحمد اللہ اچھی ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں بھی خیر و عافیت ہے :-

۱۶ اگست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ملک مولا بخش صاحب کے مکان کی محلہ دار الفضل میں۔ اور چودھری نثار احمدؐ صاحب ابن منشی امام الدین صاحب کے مکان کی محلہ دار الرحمت میں بنیاد رکھی۔ اور دعا فرمائی :-

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے ۱۶ اگست مولوی محمد سرور شاہ صاحب کو دھرم کوٹ رندھاوا۔ اور تیجہ کلاں بسلسلہ تبلیغ روانہ کیا گیا :-

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قومیت پر فخر کرنا فضول ہے

(فرمودہ ۱۹ اگست سنہ ۱۹۰۲ء)

" خدا تعالےٰ نہ محض جسم سے راضی ہوتا ہے۔ نہ قوم سے۔ اس کی نظر ہمیشہ تقویٰ پر ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی اللہ تعالےٰ کے نزدیک تم سے زیادہ بزرگی رکھنے والا وہی ہے۔ جو تم میں سے زیادہ متقی ہے۔ یہ بالکل جھوٹی باتیں ہیں۔ کہ میں سید ہوں یا مغل ہوں یا پٹھان اور شیخ ہوں۔ اگر بڑی قومیت پر فخر کرتا ہے۔ تو یہ فخر فضول ہے۔ مرنے کے بعد سب قومیں جاتی رہتی ہیں۔ خدا تعالےٰ کے حضورؐ قومیت پر کوئی نظر نہیں اور کوئی شخص محض اعلےٰ خاندان میں سے ہونے کی وجہ سے نجات نہیں پا سکتا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو کہا۔ کہ اے فاطمہ! تو اس بات پر ناز نہ کر۔ کہ تو پیغمبر زادی ہے۔ خدا کے نزدیک قومیت کا لحاظ نہیں۔ وہاں جو مدارج ملتے ہیں۔ وُہ تقویٰ کے لحاظ سے ملتے ہیں۔ یہ قومیں اور قبائل دُنیا کا عرف اور انتظام ہیں۔ خدا تعالےٰ سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ خدا تعالےٰ کی محبت تقویٰ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ ہی مدارجِ عالیہ کا باعث ہوتا ہے " (الحکم ۲۴ اگست سنہ ۱۹۰۲ء)

انصار اللہ کے متعلق ضروری اعلان

کارکردگی کی رپورٹیں

جماعتوں کی طرف سے انصار اللہ کی کارکردگی کی بہت کم رپورٹیں موصول ہوتی ہیں۔ اس ماہ میں خاص کر رپورٹوں کی رفتار بہت سست ہے۔ نائب مہتمان تبلیغ اور انسپکٹران حلقہ کو خاص طور پر انصار اللہ کے کام کی نگرانی کرنی چاہیئے۔ جہاں تبلیغ منظم طریق پر بذریعہ وفود نہیں کی جاتی۔ وہاں باقاعدہ کام شروع کرانا چاہیئے۔ اور ان کی کارگزاری کی رپورٹیں جلد دفتر میں بھجوا دینی چاہئیں مجھے امید ہے۔ کہ جن جماعتوں نے ابھی تک باقاعدہ کام شروع نہیں کیا۔ آئندہ باقاعدہ شروع کرکے اس کی رپورٹ دفتر میں بھیجیں گی۔ تا ان کی رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کرکے دعا کی درخواست کی جائے ؛

پیغام حق نمبر ۷

"پیغام حق" تبلیغی دو ورقہ تمام انصار اللہ کی جماعتوں کو میں نے بھجوا دیا ہے۔ جن انصار اللہ کی جماعتوں کو تبلیغی دو ورقہ نہ پہونچا ہو۔ وہ مجھے اطلاع دیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی لکھیں۔ کہ ان کی جماعت میں کتنے انصار اللہ ہیں۔ تا میں ان کو تعداد کے لحاظ سے دو ورقہ کی کاپیاں بھجوا دوں۔ جتنی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہوسکے۔ کرنی چاہیئے۔ پہلے کچھ لوگوں کو پڑھنے کے لئے دے دیا جائے۔ اور پھر اُن سے واپس لے کر اور اشخاص کو دیا جائے۔ اس طرح جتنی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہوسکے۔ کی جائے۔ اس طرح یہ ایک ماہ تک تبلیغ میں ممد اور معاون ہوسکتا ہے۔ ماہواری رپورٹ میں اس امر کا ضرور ذکر کیا جائے۔ کہ اس کی اشاعت کتنے لوگوں میں کی گئی۔ اور کیسا اثر ہوا۔ (ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان -)

ہر جماعت لجنہ اماء اللہ قائم کرے

لجنہ اماء اللہ کی بہت کم جماعتیں ہیں۔ جو اپنی ماہواری تبلیغی رپورٹ بھیجتی ہیں۔ میں نے ان تمام جماعتوں کو جو اپنی رپورٹیں باقاعدہ بھیجتی ہیں۔ تبلیغی دو ورقہ ہر ماہ بھجوانا شروع کردیا ہے۔ تا ان کو تبلیغ میں آسانی اور سہولت ہو۔ اور ان کی تبلیغی مساعی کی رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کرکے دعا کی درخواست بھی کی جاتی ہے پس جن جماعتوں میں لجنہ اماء اللہ قائم ہیں۔ وہ ان کے کام کو باقاعدہ شروع کراکے اُن کی تبلیغی مساعی کی رپورٹ دفتر میں ہر ماہ بھجوا دیا کریں۔ میں ان کو تبلیغی دو ورقہ ہر ماہ بھجوا دیا کرونگا

ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان

ایک احمدی نوجوان کی کامیابی

یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی۔ کہ ہماری جماعت کے ایک نوجوان چودھری عبد الاحد صاحب نے امسال بی-ایس-سی ایگریکلچر کا امتحان ۶۷۱ نمبروں پر پاس کیا ہے۔ آپ کمسٹری کے مضمون میں اول نمبر پر کامیاب ہوئے ہیں جس کے صلہ میں مسر جمیس ولسن میڈل عطا کیا جائے گا۔ ۱۹۳۲ء میں جنرل سائنس کے امتحان میں پنجاب میں اول رہے تھے۔ اور ایک طلائی تمغہ ملا تھا۔ یکم اکتوبر ۱۹۳۴ء سے ان کو یکصد روپیہ ماہوار پر محکمہ زراعت کے کمسٹری ڈیپارٹمنٹ میں لگایا جائے گا۔ آئی-سی-ایس۔ و دیگر مقابلے کے امتحانوں کے لئے بھی تیاری کر رہے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامیاب کرے۔ یہ نوجوان مولوی عبد الواحد صاحب سکرٹری انصار اللہ جماعت احمدیہ دہلی کے چھوٹے بھائی ہیں۔ خاکسار غلام رسول احمدی ایم پی اسکول دہلی

جناب حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب کی آمد

حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی برادر خورد جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ جو بسلسلہ ملازمت نیروبی (افریقہ) گئے ہوئے تھے۔ اور وہاں تبلیغ احمدیت میں نہایت سرگرمی سے حصہ لیتے رہے۔ تقریباً پانچ سال کے بعد ۱۵۔ اگست کو دوپہر کی گاڑی سے چھ ماہ کی رخصت پر قادیان آئے۔ ان کے استقبال کے لئے ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن کے ممبران کے علاوہ بہت سے اور دوست بھی سٹیشن پر موجود تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بذات خود بھی سٹیشن پر رونق افروز تھے۔ جناب شاہ صاحب کے گاڑی سے اترنے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کو مصافحہ اور معانقہ کا شرف عطا فرمایا۔ اور اپنے دست مبارک سے ایک ہار ان کے گلے میں ڈالا۔ ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن کے ممبروں نے بھی ہار ڈالے۔ شاہ صاحب سب اصحاب کے ساتھ مصافحہ کرنے کے بعد حضور کے ساتھ ٹانگہ میں بیٹھ کر شہر میں تشریف لے آئے۔ اور مسجد مبارک میں نوافل ادا کرنے کے بعد اپنی کوٹھی واقعہ محلہ دارالانوار میں تشریف لے گئے ؛

سنہ ۱۹۳۴ء کا دوسرا یوم التبلیغ

اور

یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۔ اس سال دوسرے یوم التبلیغ کے لئے ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۳۴ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اس تاریخ کو مرزا احمد بیگ صاحب ہوشیارپوری بموجب پیشگوئی فوت ہوئے تھے۔ یعنی ۳۰ ستمبر سنہ ۱۸۹۲ء کو۔ احباب اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں ؛

۲۔ اس سال سیرت نبویؐ کے جلسوں کے لئے ۲۵۔ نومبر سنہ ۱۹۳۴ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اس کے لئے بھی احباب ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ اس کے لئے حسب ذیل مضمون رکھے گئے ہیں۔

(۱) ازدواجی زندگی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ ؛ (۲) تبلیغ حق کا فریضہ آپ نے کس طرح ادا فرمایا ؛

نوٹ :۔ الفضل کے خاتم النبیین نمبر کے لئے جو مضامین بھیجے جائیں۔ وہ ان ہر دو عنوانوں کے ماتحت ہوں۔ وہی مضامین شائع کئے جائیں گے۔ جو ان کے ضمن میں ہونگے ؛ (ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان)

"ایک عجیب واقعہ" کی تردید

کئی اخبارات میں ایک اشتہار "ایک عجیب واقعہ" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ یہی اشتہار ۲۴۔ جولائی کے الفضل میں بھی درج کیا گیا۔ مگر ہمیں معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ یہ واقعہ سراسر جھوٹ ہے۔ جو نقصان رسانی کے لئے گھڑا گیا ہے ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۲۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

ہندوستان اور بیرون ہند میں احمدیت کی ترقی

مخالفین احمدیت کا کھلا اقرار

خدا تعالےٰ کے فضل سے سلسلۂ عالیۂ احمدیہ کو جُوں جُوں ترقی اور وسعت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ اکنافِ عالم سے سعید الفطرت اور حق کی پیاسی روحیں اس چشمہ سے فیض حاصل کر رہی ہیں۔ جو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جاری کیا۔ مخالفین کے بغض و کینہ میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور وُہ اس قسم کی بے سروپا باتیں کہنے لگ جاتے ہیں۔ جو نہ صرف بالکل غلط۔ اور جھوٹی ہیں۔ بلکہ خود ان کے سابقہ بیانات کے بھی خلاف ہوتی ہیں :-

اخبار" زمیندار" نے اپنے ۷ اگست کے پرچہ میں ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں بزعم خویش" بیرون ہند میں قادیانیت کا حشر" بتاتے ہوئے رقمطراز ہے :-

" قادیانی بزرگ بیرون ہند میں اپنی شاندار تبلیغی سرگرمیوں کو نہایت فخریہ انداز میں آئے دن بیان کرتے رہتے ہیں۔ ان حضرات کے اخبار اور رسائل دیکھئے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ دُنیا قادیانی مبلغین کے استقبال کے لئے امنڈی چلی آ رہی ہے۔ اور وُہ دن دُور نہیں۔ کہ جاوا سے لے کر لنڈن تک مسیح موعود کا پرچم لہراتا نظر آئے۔ لیکن اصل حقائق دیکھے جائیں۔ تو یہ سب شور و غوغا سر تا پا غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ قادیانیت کو اگر کوئی پوچھتا ہے۔ تو صرف جہالت زار ہند میں۔ جہاں کہ یونین جیک قادیانی فتنوں کو اپنے ظل ہمایونی میں پرورش پانے کا موقعہ دیتا ہے "۔

" زمیندار" چونکہ یہ ثابت کرنا چاہتا تھا۔ کہ بیرون ہند میں احمدیت کو کامیابی حاصل نہیں ہو رہی۔ اس لئے جہاں اس نے یہ لکھا۔ کہ " قادیانیت کو اگر کوئی پُوچھتا ہے۔ تو صرف جہالت زار ہند میں" وہاں اس نے تبلیغی جدوجہد کے متعلق احمدی اخبارات کی رپورٹوں کا نہایت مبالغہ آمیز شکل میں اس طرح ذکر کیا۔ کہ گویا ان میں یہ لکھا جاتا ہے۔ کہ" دُنیا قادیانی مبلغین کے استقبال کے لئے امنڈی چلی آ رہی ہے "۔ حالانکہ دُنیا حق و صداقت کو قبول کرنے کے لئے نہ کبھی امنڈی چلی آئی ہے۔ اور نہ ہماری طرف سے اس قسم کا کبھی دعوےٰ کیا گیا ہے۔ دُنیا نے ہمیشہ صداقت کا پر زور مقابلہ کیا اس کے خلاف اپنی ساری قوت اور طاقت صرف کی۔ اور اب بھی وُہ اسی طرح کر رہی ہے۔ ہاں جس طرح ہر زمانہ میں باوجود اس کے کہ حق کے پھیلانے والے دُنیا کے مقابلہ میں کمزور اور نحیف ہوتے رہے ہیں۔ انہیں اپنے مقصد میں کامیابی اور کامرانی حاصل ہوتی رہی ہے۔ اسی طرح باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ ایک نہایت ہی قلیل التعداد بے حد کمزور اور ناتواں جماعت ہے۔ صداقت کی اشاعت میں ہر جگہ کامیابی حاصل کر رہی ہے۔ اور سعید روحیں احمدیت کے جھنڈے تلے جمع ہوتی جا رہی ہیں۔ یہی ہم کہتے ہیں۔ اور یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ ساری دُنیا کی مخالفت کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کا بے سروسامانی کی حالت میں آگے ہی آگے بڑھنا اور ترقی کرتے جانا اس کے حق و صداقت پر ہونے اور خدا تعالےٰ سے نصرت پانے کا اتنا بڑا ثبوت ہے۔ کہ جس کا کوئی عقل و سمجھ رکھنے والا انسان انکار نہیں کر سکتا۔ اور بڑے سے بڑے مخالفین احمدیت بھی اس پر حیران و ششدر ہو رہے ہیں۔ چنانچہ آج سے تھوڑا ہی عرصہ قبل اسی اخبار" زمیندار" میں اس کے مالک و ایڈیٹر مولوی ظفر علی صاحب نے لکھا تھا :-

" آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں۔ کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کونٹ۔ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ غلام احمد قادیانی کی خرافات واہیہ پر اندھا دھند آنکھیں بند کر کے ایمان لے آئے ہیں "۔ (زمیندار ۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

اس پایہ کے انسان جن باتوں پر ایمان لے آئے ہیں۔ انہیں اگر ایک ایسا شخص " خرافات واہیہ" کہے۔ جو باقرار خود احمدیت کی غیر معمولی ترقی کو دیکھ کر حیرت اور حسرت میں غرق ہو چکا ہے۔ تو کوئی عجب بات نہیں۔ مگر باوجود اس کے وُہ کھلے اور غیر مشتبہ الفاظ میں یہ تو اقرار کر رہا ہے۔ کہ احمدیت ترقی کر رہی ہے۔ معمولی ترقی نہیں۔ بلکہ حیرت انگیز اور مخالفین کو حسرت میں مبتلا کر دینے والی ترقی کر رہی ہے۔ " جہالت زار ہند" کے جہالت زدہ لوگ اس میں داخل نہیں ہو رہے۔ بلکہ" بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کونٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہیں لاتے تھے" حضرت مرزا غلام احمد قادیانی پر" ایمان لے آئے ہیں "۔

یہ تو " جہالت زار ہند" میں بسنے والے ان لوگوں کی حالت ہے۔ جو احمدیت میں داخل ہو چکے۔ اور روز بروز ہو رہے ہیں۔ اور وُہ حالت ہے جس کا اقرار خود مولوی ظفر علی صاحب کر چکے ہیں۔ باقی رہا یہ کہ ہندوستان سے باہر احمدیت کو کوئی پوچھتا ہے۔ یا نہیں۔ اس کے متعلق بھی ہم مولوی صاحب موصوف کو ہی شہادت میں پیش کرتے ہیں۔ اور ان سے بڑھ کر" زمیندار" کے لئے معتبر شاہد اور کون ہو سکتا ہے :-

مولوی ظفر علی صاحب نے جہاں ہندوستان میں احمدیت کے ترقی کرنے کا بحسرت ذکر کیا۔ وہاں بیرون ہند کے متعلق لکھا :-

" یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف چین میں۔ اور دُوسری طرف یورپ میں پھیلتی ہُوئی نظر آتی ہیں "۔ (زمیندار ۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

کیا" زمیندار" کے نزدیک چین اور یورپ" جہالت زار ہند" کے ہی صُوبوں کے نام ہیں۔ اور کیا چین اور تمام یورپ میں یونین جیک ہی لہراتا ہے۔ اگر نہیں۔ تو پھر کس مونہہ سے وُہ یہ کہہ رہا ہے۔ کہ" قادیانیت کو اگر کوئی پوچھتا ہے۔ تو صرف جہالت زار ہند میں۔ جہاں کہ یونین جیک قادیانی فتنوں کو اپنے ظل ہمایونی میں پرورش پانے کا موقعہ دیتا ہے"۔ اور کیا یہ کہہ کر اس نے اپنے آقا مولوی ظفر علی صاحب کو جھوٹا قرار دینے کی کوشش نہیں کی :-

بات یہ ہے۔ کہ مخالفین احمدیت کو اس بات کی کوئی پروا نہیں۔ کہ جو کچھ وُہ کینہ و بغض میں اندھے ہو کر کہتے ہیں۔ اس میں حقیقت کا کوئی شائبہ بھی پایا جاتا ہے۔ یا نہیں۔ اس لئے دروغگو را حافظہ نباشد کے مصداق بن کر اپنی تردید آپ ہی کرنے لگ جاتے ہیں :-

" زمیندار" نے" بیرون ہند میں قادیانیت کا حشر" ثابت کرنے کے لئے" عراق فلسطین اور مصر" کا ذکر کیا۔ اور یہ بتایا ہے۔ کہ ان علاقوں میں احمدی مبلغین کی سخت مخالفت کی جا رہی ہے۔ مگر ہم نے یہ کب کہا ہے۔ کہ ان ممالک میں احمدیت کی

تبلیغ کرنے والوں کی مخالفت نہیں کی جاتی۔ ہمارا تو یہ دعوےٰ ہے۔ کہ باوجود سخت مخالفت کے احمدی مبلغ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر اور سر سے کفن باندھ کر تبلیغ میں مصروف ہیں تکالیف و مصائب برداشت کرتے ہوئے اعلائے کلمۃ اللہ کر رہے ہیں۔ انتہائی بے سروسامانی کے باوجود میدان جہاد میں کھڑے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہو رہے ہیں اگر ہماری بابت پر اعتبار نہیں۔ اگر اپنی سابقہ تحریروں کا پاس نہیں۔ تو احمدیت کے مخالفین سے ہی پوچھ لیجئے۔ لکھنؤ کے اخبار "النجم" کا تازہ پرچہ ہی ملاحظہ فرمالیجئے۔ یہ اخبار بھی جو اپنے آپ کو مخالفین احمدیت کی صف اول میں سمجھتا ہے اور آئے دن اوٹ پٹانگ اعتراض کرتا رہتا ہے ۔ ۱۱ اگست کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

"قادیانی اپنے مذہب کی تبلیغ میں ہندوستان سے نکل کر بیرون ہند میں جس زور شور کے ساتھ حکم لگا رہے ہیں وہ آج ان کی خود رپورٹوں کے علاوہ ہم کو جو نجی حیثیت سے خبریں مل رہی ہیں۔ وہ بہت زیادہ ہولناک ہیں۔ سنا ہے کہ مصر وغیرہ میں بھی ان کے مبلغ پہونچ چکے ہیں۔ اور وہاں کی پبلک میں زبردست اسپرٹ پھیلا دی ہے۔ ابھی تازہ خبر ہے۔ کہ نیروبی میں بھی ان کی جماعت کے کچھ لوگ پہنچے۔ اور وہاں آہستہ آہستہ چند روز کے اندر خاصے ہندوستانیوں کو مرتد کر دیا"۔

مرتد کہو۔ یا کچھ اور۔ مگر بیرون ہند میں احمدیت کی ترقی کا کھلا اقرار موجود ہے۔ "زمیندار" یا کوئی اور اگر اس کا انکار کرتا ہے۔ تو اس لئے نہیں۔ کہ بیرون ہند میں احمدیت کی ترقی کی اسے خبر نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ اس کا دل اقرار کرنا نہیں چاہتا۔

کانگرس اور ہندو

ہندو جو مسلمانوں کو اس لئے غدار وطن قرار دیتے تھے۔ کہ وہ کانگرس کی مسلم کش روش کے باعث اس کی حمایت کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ اب محض اس لئے کانگرس کے خلاف کھڑے ہو رہے ہیں۔ کہ اس نے کیوں کھلم کھلا مہاسبھا کا چولا نہیں پہن لیا۔ اور کیوں مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں حکمت عملی سے کام لے رہی ہے۔ چنانچہ اخبار "ملاپ" ۹ اگست لکھتا ہے:۔

"تمام ہندوؤں کا اب یہی فرض ہے۔ کہ وہ کانگرس کے کسی بھی امیدوار کو چاہے وہ کوئی ہو۔ ایک بھی ووٹ نہ دیں ... الیکشن میں ہندو صرف انہیں ہندو امیدواروں کو ووٹ دیں۔ جو کمیونل ایوارڈ اور وہائٹ پیپر دونوں کے خلاف جہاد کرنے کی پرچار کریں۔ اور چونکہ کانگرسی امیدواروں نے کمیونل ایوارڈ کے متعلق صم بکم رہنے کا وچن دے رکھا ہے اس لئے کسی ہندو کا جو درحقیقت سچا ہندو ہے۔ اور محض ہندو بیچارگی کا ناجائز فائدہ اٹھانے اور محض ہندو نشست پر قبضہ کرنے کے لئے ہندو بنا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ اصلی قوم پرست ہندو ہے۔ اس کا ایک بھی ووٹ کسی کانگرسی امیدوار کو نہیں جانا چاہیئے۔ پنڈت مالویہ جی اسمبلی میں خالص ہندو کی حیثیت سے جائیں گے۔ اور وہاں قوم پرست ہندوؤں کی ایک زبردست پارٹی بنا کر وہائٹ پیپر۔ اور کمیونل ایوارڈ دونوں کے خلاف آواز بلند کریں گے۔ ہندوؤں کا فرض ہے۔ کہ وہ اب اس پارٹی کی ہر طرح امداد کریں"۔

کیا ہی اچھا ہو۔ اگر ہندو کسی کانگرسی امیدوار کو ایک بھی ووٹ نہ دیں۔ اور کوئی کانگرسی الیکشن میں کامیاب نہ ہو سکے۔ تاکہ کانگرس کا کلیتہً خاتمہ ہو جائے۔ اور تمام کے تمام ہندو مہاسبھا کے آئینہ میں نظر آنے لگیں۔

گوردوارہ کمیٹی کے جلسہ پر پولیس

ابھی چند ہی روز ہوئے سکھ اخبار "شیر پنجاب" نے باندازِ "خالصہ" جماعت احمدیہ کے متعلق لکھا تھا۔ کہ اگر شیر پنجاب اٹھا۔ تو احمدیوں کو چھٹی کا دودھ یاد دلا دے گا۔ اس وقت نہ پولیس کچھ کر سکے گی۔ نہ حکومت۔ لیکن کسی کو خاطر میں نہ لانیوالے خالصہ جی کی اوقات ملاحظہ ہو۔ گوردوارہ پربندھک کمیٹی لاہور کا ایک جلسہ جو حال ہی میں قصبہ تحصیل چونیاں میں ہوا۔ اور جس میں سردار امر سنگھ صاحب مالک اخبار "شیر پنجاب" بھی شریک ہوئے وہ بالفاظ اخبار "پرتاپ" "پولیس کی بھاری جمعیت کی حفاظت میں منعقد ہوا۔ اور اگر پولیس نہ ہوتی۔ تو فساد کا سخت خطرہ تھا" جو لوگ اپنے گوردواروں کی انتظامی کمیٹی کا جلسہ بھی پولیس کی حفاظت کے بغیر نہیں کر سکتے۔ ان میں سے اگر کوئی یہ دعوےٰ کرے۔ کہ "شیر پنجاب" کو نہ پولیس کی پرواہ ہے۔ اور نہ حکومت کی۔ تو اس سے بڑھ کر بڑبولا کون ہو سکتا ہے۔

کانگرسی لیڈروں کا نامۂ اعمال

اب جبکہ کانگرس کا تارو پود خود کانگرسیوں کے ہاتھوں بکھر رہا ہے۔ نہایت ہی حیرت انگیز رازہائے سربستہ منکشف ہو رہے ہیں۔ یو پی کے مشہور کانگرسی لیڈر مسٹر رفیع احمد صاحب قدوائی نے حال ہی جیل سے باہر آتے ہی کانگرس کے متعلق جو بیان دیا ہے۔ اس میں ذمہ وار کانگرسی لیڈروں کے چہرہ سے نقاب کشائی کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"جب سینکڑوں والنٹیر برطانوی مال کے بائیکاٹ کی حمایت کرنے کے لئے قید ہو رہے تھے۔ ورکنگ کمیٹی کے چند ممبر برطانوی مال کی خرید میں لگے ہوئے تھے۔ ورکنگ کمیٹی نے قوم کو برٹش فائیننشل کمرشل اور انڈسٹریل فرموں کو بائیکاٹ کرنے کا مشورہ دیا۔ مگر اس ریزولیوشن کے پاس ہونے کے فوراً بعد اس کے ایک سرکردہ ممبر نے ایک یا دو برٹش فرموں کے ساتھ تعاون میں ایک ایسی سکیم کو ترقی دی جس سے برٹش فرموں کو بہت سا نیا کام مل گیا۔ کانگرس کا قائم مقام پریزیڈنٹ اس اسمبلی کے جسے کانگرس نے بائیکاٹ کر رکھا تھا۔ ممبروں کے پاس گیا۔ اور ایسے بل کی جسے پارلیمنٹری بورڈ نے اپنے انتخابی اعلان میں کافی اہم نہیں سمجھا۔ حمایت کے لئے کنویسنگ کیا"۔

کاش یہ باتیں اس وقت ظاہر کی جاتیں جب ملک کے عاقبت نااندیش۔ اور جوشیلے نوجوانوں کو کانگرسی بائیکاٹ اور دوسری خلاف قانون تحریکات کے ذریعہ مصائب میں مبتلا کر رہے تھے۔ تاکہ وہ بچ سکتے۔ اب بھی کانگرسی لیڈروں کے اس قسم کے نامہ ہائے اعمال سے بہت کچھ سبق حاصل کیا جا سکتا ہے۔

دھوکہ کی ٹٹی

مسٹر رفیع نے کانگرس کے اس رویہ پر بھی روشنی ڈالی ہے جو اس نے کمیونل ایوارڈ کے متعلق اختیار کر رکھا ہے۔ چنانچہ کہا "میں کمیونل ایوارڈ پر ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن سے مطمئن نہیں ہوں۔ یہ ایک دھوکا کی ٹٹی ہے۔ یہ مسلمانوں کو بتاتا ہے۔ کہ ہم کمیونل ایوارڈ کو نامنظور نہیں کرتے۔ اور اس کے بدلے ہم تمہیں وائٹ پیپر کو نامنظور کرنے کے لئے اپنے ساتھ شامل ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔ یہ ہندوؤں سے کہتا ہے۔ کہ یہ صحیح ہے کہ ہم کمیونل ایوارڈ کو نامنظور نہیں کر رہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی تو اعلان کر دیا ہے۔ کہ وائٹ پیپر کی منسوخی کے ساتھ کمیونل ایوارڈ خود بخود منسوخ ہو جائے گا۔ اگر آپ کمیونل ایوارڈ کو منسوخ کرانا چاہتے ہیں۔ تو کانگرس کے فیصلہ کے متعلق شور نہ مچایئے"۔

ممکن ہے اسے ایک اچھی چال کہا جاتا ہو۔ لیکن آل انڈیا کانگرس کی ورکنگ کمیٹی جس پوزیشن کی مدعی ہے۔ اور جس قسم کے دعاوی کی خوگر ہے۔ ان کے لحاظ سے یہ نہایت ہی افسوسناک طریق عمل ہے تمام اہل ہند کی نمائندہ کہلانے والی کمیٹی۔ اور تمام اقوام سے منصفانہ سلوک کرنے کی مدعی کمیٹی کی اس چال کی جس قدر بھی مذمت کی جائے۔ کم ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فضیلت

کے متعلق

چند استفسارات کے جواب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں قاضی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل نے لائل پور سے بعض حوالوں کے متعلق استفسارات لکھ کر بھیجے۔ حضور نے ان کے جو جواب تحریر فرمائے ہیں۔ وُہ معہ استفسارات درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔ (ایڈیٹر)

پہلا استفسار

حضورؐ نے اپنے لیکچر ذکرِ الٰہی کے صفحہ ۱۹- پر ارشاد فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو درجہ اور شان کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر سمجھنا میں کفر سمجھتا ہوں۔ مگر اکمل صاحب ایک نظم میں لکھتے ہیں۔ ؎

محمدؐ پھر اتر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں

کیا اس شعر کا مضمون حضورؐ کے عقائد کے خلاف نہیں ؟

جواب

اگر اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ درجہ میں بڑے ہیں۔ تو یقیناً کفر ہے لیکن اگر مراد یہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں اشاعتِ دین زیادہ ہوئی تو یہ مطابق قرآن کریم ہے۔ مگر ایسے لفظ پھر بھی ناپسندیدہ اور بے ادبی کے ہیں:۔

دُوسرا استفسار

ڈاکٹر شاہ نواز خاں صاحب ریویو بابت مئی ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۹ پر لکھتے ہیں:۔

(ا)" اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ حضورؐ سرورِ دوجہاں پر آکر ذہنی ترقی ختم ہو گئی۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ذہنی ترقی کا کامل مرکزی نقطہ تھے۔ مگر بوجہ تمدن کے نقص کے حضور کی ذہنی ترقی کا کامل ظہور بعثت اول میں نہ ہوا۔ گو استعداد تھی"۔ پھر اسی صفحہ میں آگے چلکر لکھتے ہیں۔" آنحضرت صلعم کی ذہنی ترقی بلحاظ چمک اور نور کے سب سے زیادہ تیز ہے۔ مگر اس کا پھیلاؤ بوجہ تمدن کے نقص کے زیادہ نہ ہوا۔ بعد میں آنے والوں کی ذہنی ترقی میں اتنی چمک اور تیزی نہ ہوگی۔ مگر بوجہ تمدن کے اعلیٰ ہونے کے اسکا پھیلاؤ زیادہ ہو گا اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ کہ کوئی بہت بڑی کینڈل پاور کا لیمپ ہو۔ جو اپنی چمک میں سب چراغوں کو مات کر دے۔ مگر بعد میں آنے والے اس لیمپ کے آگے محدب لینز رکھ دیں جو اس کی روشنی کو میلوں تک پہنچا دیں۔" (ب) اس حوالہ کے بعد آپ نتیجہ پیش کرتے ہیں کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذہنی ارتقا آنحضرت صلعم سے زیادہ تھا۔ مگر نبی کریم پھر بھی آپ سے افضل ہیں۔ کیونکہ وہی کامل مرکزی نقطہ ذہنی ترقیات کا تھا۔ جس کے طفیل آپکو یہ درجہ ملا"۔

جزب کا حوالہ قابلِ اعتراض ہے اور میرے خیال میں ڈاکٹر صاحب سے اس میں بہت بڑی فروگذاشت ہوئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ الف میں بیان کردہ مقام مدنظر رکھ کر یوں لکھنا چاہیئے تھا۔ کہ اوپر کی تشریح سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آنحضرتؐ کا ذہنی ارتقاء جو بدرجہ کمال پہنچ چکا ہوا تھا۔ اپنی وسعت اور پھیلاؤ کے لحاظ سے بوجہ تکمیل اشاعت ہدایت کے جو مسیح موعودؑ سے البتہ تھی۔ بدرجہ کمال ظاہر ہوا۔ اور بوجہ اس کے کہ نورِ آنحضرت صلعم کا تھا یہ خوبی بھی رسول کریم ہی کی سمجھی جائے گی۔ کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ آنحضرت صلعم کے ظل ہونے کے لحاظ سے آنحضرت صلعم کے انوار و برکات کو زیادہ وسعت کے ساتھ پھیلانے والے ہیں۔

جواب

باصلاح الفاظ درست ہے۔ میں نے یہ حوالہ پہلے نہ پڑھا تھا۔ اس کے الفاظ بھی ناپسندیدہ اور نامناسب ہیں:۔

تیسرا استفسار

اس سے بڑھ کر قابلِ اعتراض تحریر صفحہ ۲۰ کی ہے۔ جو ان الفاظ میں پائی جاتی ہے:۔

" اس زمانہ میں تمدنی ترقی زیادہ ہُوئی ہے۔ یہ جزوی فضیلت ہے۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کو آنحضرت صلعم پر حاصل ہے۔ نبی کریم کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا ورنہ قابلیت تھی"۔

اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام کمالات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمالات کا ظل ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذہنی ارتقاء بلحاظ استعداد انتہائی درجہ پر پہونچا ہوا تھا۔ اور اسی کے انعکاس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ذہنی ارتقاء بدرجہ کمال حاصل کیا۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جزوی فضیلت کیسے ہوئی۔ بلکہ تمام فضیلت تو اصل کو حاصل رہی۔ کیونکہ ظل میں جو کچھ ظاہر ہوا ہے۔ وُہ تو اصل کا انعکاس ہے۔ ظلیت کو اصل پر جزوی فضیلت قرار نہیں دیا جاسکتا:۔

جواب

درست ہے۔ ریویو کے الفاظ ناپسندیدہ اور نتیجہ یقیناً غلط ہے دلیل سے ایک ظل کی دوسرے ظل پر فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ نہ کہ ظل کی اصل پر۔ پس ڈاکٹر صاحب نے نتیجہ غلط نکالا ہے۔ اور الفاظ نامناسب استعمال کئے ہیں۔

چوتھا استفسار

الفضل ۱۷- جولائی ۱۹۲۳ء صفحہ ۵۔ کالم ۳ میں حضورؐ کی ایک ڈائری شائع ہوئی ہے۔ اس سے پہلے کوئی سوال مذکور نہیں۔ نامعلوم ہوسکے کہ حضور نے کس سوال کا جواب دیا ہے۔ حضور مہربانی فرما کر اس کی وضاحت فرمائیں تو عین عنایت ہوگی مضمون ڈائری حسب ذیل ہے:۔

" یہ بالکل صحیح بات ہے۔ کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے۔ اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلعم اس میدان میں سب سے آگے بڑھ گئے۔ اور خدا تعالےٰ نے آئندہ کے متعلق بھی گواہی دے دی۔ کہ آپ آئندہ آنیوالی نسلوں سے بھی آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ پیغامی یہی کہکر لوگوں کو ہمارے خلاف بھڑکاتے ہیں۔ کہ اسی لئے رسول کریم کے بعد امت محمدیہ میں نبی نہیں آسکتا ہے۔ اور مسیح موعود ابوہریرہؓ سے بھی کم درجہ کے ہیں۔ یہ دلیل اب تو لوگوں کو ہمارے خلاف بھڑکا سکتی ہے۔ مگر آئندہ زمانہ میں پیغامیت کو کھا جانے والی ہوگی۔ کیونکہ اگر روحانی ترقی کی تمام راہیں ہم پر بند ہیں۔ تو اسلام کا کچھ بھی فائدہ نہیں۔ اور پھر اس میں کوئی خوبی بھی نہیں۔ کہ ایک کو بڑھا دیا جائے۔ اور دوسروں کو بڑھنے نہ دیا جائے۔ ہاں خوبی یہ ہے۔ کہ موقع سب کو دیا جائے۔ پھر آگے جو بڑھ جائے۔"

مندرجہ بالا ڈائری پر مخالفین کی طرف سے یہ سوال ہوتا ہے۔ کہ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئندہ آنے والی نسلوں سے بھی آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ تو پھر تو کسی شخص کے لئے ممکن نہیں۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر کا درجہ پا سکے یا آپ سے بڑھ سکے۔ پھر یہ کیوں لکھدیا گیا۔ کہ ہر شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔

جواب

اس حوالہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ فرضی طور پر اگر کوئی شخص کہے۔ کہ کیا اس مقام کے اوپر کوئی مقام نہیں۔ جس پر رسول کریم پہنچے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ضرور ہے۔ ورنہ یہ ماننا پڑے گا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ترقی رک چکی۔ حالانکہ آپ الٰہی حکم سے خود فرماتے ہیں۔ کہ رب زدنی علما اس پر اگر کوئی کہے کہ کیا خدا تعالےٰ نے اس آئندہ ترقی کے مقام پر پہنچنے سے لوگوں کو جبراً روک دیا۔ تو اس کا جواب یہ دیا ہے۔ کہ ہرگز نہیں جو

اگر کوئی شخص محمدیت کے مقام سے بڑھنے کی استعداد پیدا کر لیتا۔ تو خدا تعالیٰ اسے اس کے درجہ سے محروم نہ کرتا۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ عملاً ایسا نہیں ہوا۔ اور کسی ماں نے کوئی بچہ نہیں جنا جو محمد رسول اللہ سے بڑھکر تو کیا۔ آپ کے برابر بھی پہنچا۔ پس حوالہ کا مطلب فرضی ہے۔

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ

اور

ختم نبوت کی حقیقت

علمأ امتی کانبیاء بنی اسرائیل کا مطلب

دوسری حدیث اخبار "النجم" کے مضمون نگار نے ختم نبوت کی تائید میں یہ پیش کی ہے۔ کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اور استدلال یہ کیا ہے۔ کہ چونکہ امت محمدیہ کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں۔ اس لئے معلوم ہوا۔ کہ اب سلسلۂ نبوت کی ضرورت نہیں۔ اس غرض کو علماء ہی پورا کریں گے۔

اس کے متعلق گزارش ہے۔ کہ اگر حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا یہ مطلب ہے۔ کہ علماء امت کی وجہ سے انبیاء کی ضرورت نہیں۔ اور معترض اس کا یہی مطلب سمجھتا ہے۔ تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کی بھی کیا ضرورت ہے۔ جو کہ رسولاً الیٰ بنی اسرائیل ہیں۔ رسول مخلوق کی اصلاح کے لئے ہی مبعوث ہوا کرتے ہیں۔ لیکن جب یہ کام علماء امت کے سپرد ہو چکا ہے۔ تو پھر حضرت عیسے علیہ السلام کیوں آئیں گے اور آکر کیا کریں گے۔ بات یہ ہے۔ کہ اس حدیث میں صرف حقیقی علماء امت کی اعلےٰ اور بلند شان کا اظہار کیا گیا ہے۔ نبوت کے بند ہونے کا مطلق ذکر نہیں۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ مشکوٰۃ میں حدیث ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ جبکہ علماء شرمن تحت ادیم السماء بن جائیں گے۔ یعنی بدترین خلق ہو جائیں گے۔ رشد و ہدایت کا ان میں نام و نشان نہ رہے گا۔ کیا ایسے زمانہ میں جبکہ علماءؑ کی یہ حالت ہوگی۔ امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے کسی برگزیدہ کی ضرورت نہیں ہے؟

عاقب والی حدیث

تیسری حدیث العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبیؐ پیش کی گئی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو عاقب کہا ہے۔ اور عاقب کے معنی ہیں۔ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ تو فرمایا۔ کہ انا العاقب مگر اس کی جو یہ تشریح کی گئی ہے۔ کہ والعاقب الذی لیس بعدہ نبیؐ۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نہیں ہے چنانچہ ملا علی قاری نے صاف طور پر لکھا ہے۔" والظاھر ان ھذا تفسیرٌ للصحابی او من بعدہٗ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵) کہ العاقب الذی لیس بعدہ نبیؐ کے الفاظ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے نہیں۔ بلکہ کسی صحابی یا بعد کے شخص کے ہیں جو تشریحاً ساتھ ملا دیئے گئے ہیں

انقطاع نبوت کا مطلب

چوتھی اور پانچویں حدیث ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی۔ اور لا نبوۃ بعدی الا المبشرات پیش کی گئی ہیں۔ اس کا جواب مضمون کے پہلے حصہ میں آچکا ہے۔ اور آئمہ سلف کے اقوال سے یہ بتایا جا چکا ہے۔ کہ اس سے مراد ایسی نبوت کا بند ہونا ہے۔ جو شرعی نبوت ہے۔ غیر شرعی نبوت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور غلامی سے حاصل ہو۔ بند نہیں۔ چنانچہ حضرت محی الدین ابن عربی اس کے معنی فرماتے ہیں۔" وھذا معنی قولہ صلعم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی (فتوحات مکیہ جلد ۲ باب ۳) یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت کا یہ مفہوم و مطلب ہے۔ کہ حضور کے بعد کوئی ایسا نبی نہ ہوگا۔ جو آپ کی شریعت کے مخالف ہو۔ ہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے ماتحت ہو کر نبی آسکتا ہے۔

دوسری حدیث لا نبوۃ بعدی الا المبشرات جو پیش کی گئی ہے۔ اس سے یہ استدلال کیا گیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف خوابیں اور رویاء صادقہ رہ گئی ہیں۔ الہام اور وحی کا دروازہ بند ہے۔ اگر اس استدلال کو قبول کر لیا جائے۔ تو اس سے امت محمدیہ کے تمام مجددین اور محدثین کا انکار لازم آتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی الہام کے مدعی تھے۔ پھر قرآن مجید سے بھی یہ ثابت ہے۔ کہ وحی اور الہام کا دروازہ بند نہیں۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ کہ جو لوگ ذکر الٰہی پر مداومت اختیار کرتے ہیں۔ ان پر ملائکہ کا نزول ہوتا ہے۔ ان کے لئے وحی اور الہام کا دروازہ کھولا جاتا ہے۔ پس اس حدیث کا یہ مفہوم بیان کرنا کہ وحی والہام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مطلقاً بند ہے۔ ہرگز درست نہیں۔

حضرت عمرؓ کا نبی نہ بننا

چھٹی حدیث لو کان بعدی نبیؐ لکان عمر بن الخطاب بیان کی گئی ہے۔ کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا۔ تو حضرت عمرؓ ہوتے۔ اور نتیجہ یہ نکالا گیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ اس کا ایک جواب تو یہی ہے۔ کہ پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آمد کا عقیدہ بھی فضول قرار دینا پڑے گا۔ دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ ترمذی اور مشکوٰۃ میں اس حدیث کے بعد لکھا ہے ھٰذا حدیث غریبٌ۔ کہ یہ حدیث غریب ہے۔ اس کا بیان کرنے والا صرف ایک ہی راوی ہے۔ اور پھر اس حدیث کی ایک دوسری روایت یوں بیان ہوئی ہے۔ لو لم ابعث لبعثت یا عمر (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ ص ۵۳۹) کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر میں مبعوث نہ ہوتا۔ تو حضرت عمر کو مبعوث کیا جاتا۔ چونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔ اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی نہیں بن سکے۔

حضرت علیؓ کا نبی نہ ہونا

ساتویں حدیث انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ولکن لا نبی بعدی پیش کی گئی ہے۔ اور استدلال یہ کیا ہے۔ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ کہ تمہارا تعلق مجھ سے ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ موسےٰ علیہ السلام کو حضرت ہارونؑ سے تھا۔ لیکن میرے بعد نبی نہیں۔

اصل واقعہ یوں ہے۔ کہ یہاں لا نبی بعدی عام الفاظ نہیں ہیں بلکہ حضرت علیؓ کے لئے مخصوص ہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک کی خاطر مدینہ سے باہر جانے لگے۔ تو حضرت علیؓ کو اپنے بعد مدینہ کا امیر بنایا۔ چونکہ جنگ تبوک میں تمام مسلمانوں کو جو لڑنے کے قابل تھے۔ حاضر ہونے کا حکم تھا۔ اس لئے حضرت علیؓ نے بھی جنگ میں جانے کی خواہش ظاہر کی۔ اس وقت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو فرمایا۔ اما ترضیٰ ان تکون منی کھارون من موسیٰ غیر انک لست نبیاً (طبقات کبیر جلد ۵ ص ۱۵)

کہ اے علی کیا تم اس پر خوش نہیں۔ کہ میرے بعد تمہارا وہی درجہ ہے۔ جو حضرت موسےٰ کے بعد حضرت ہارون کا تھا۔ مگر ایک فرق ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت ہارون نبی تھے۔ مگر تم نبی نہیں۔ اس سے ظاہر اور واضح ہے۔ کہ لا نبی بعدی کہنا صرف حضرت علی کے متعلق تھا۔ نہ کہ قیامت تک بالکل سلسلۂ نبوت کو بند کرنے کے متعلق۔ معترض نے اس حدیث پر خصوصیت سے زور دیا ہے۔ حالانکہ اصل واقعہ پر غور کرنے سے بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ اس کا انقطاع نبوت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ایک اور حدیث جو معترض نے پیش کی ہے۔ یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبیٌ خلفہ نبیٌ وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون۔ کہ بنی اسرائیل میں تو یہ قاعدہ تھا۔ کہ ایک نبی کے بعد دوسرا نبی آجاتا تھا۔ لیکن اب میرے بعد خلفاء ہوں گے۔

اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ حدیث کے الفاظ سے مطلب ظاہر ہے۔ کہ بنی اسرائیل کی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معاً بعد نبوت نہ ہوگی۔ بلکہ خلافت ہوگی۔ پس اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مدنظر اپنے بعد کا زمانۂ قریب تھا۔ جیسا کہ سیکون میں حرف "س" سے ظاہر ہے۔ جو مستقبل قریب کے لئے آتا ہے۔

پھر اس حدیث سے یہ ثابت کرنا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ اس لئے بھی درست نہیں۔ کہ آپ نے آنے والے مسیح موعود کو نبی کہا۔ چنانچہ ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۳۸ پر لکھا ہے۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لیس بینی وبینہ نبیٌ کہ میرے اور آنیوالے مسیح موعود کے درمیان کوئی نبی نہ ہوگا۔

یہ ہے ان حدیثوں کی صحیح تشریح جو عام طور پر ختم نبوت کے متعلق پیش کی جاتی ہیں۔ اور جنہیں "النجم" کے مضمون نگار نے بھی پیش کیا ہے۔

بعد میں آنیوالے نبی کی خبر دینا

اس کے بعد چند اور باتیں پیش کی گئی ہیں چنانچہ لکھا ہے پہلے نبیوں میں یہ تعامل رہا ہے۔ کہ پہلے نبی اپنے بعد آنے والے نبی کی خبر دیتے رہے ہیں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کسی نبی نے آنا ہوتا۔ تو قرآن میں اس کا ذکر ضرور ہوتا۔

اگر یہ بات پیش کرنے والے غور کریں۔ تو انہیں معلوم ہو۔ کہ قرآن مجید اور حدیث شریف دونوں میں حضرت مسیح موعود کی آمد کا ذکر ہے۔ اور صریح طور پر آپ کو نبی اللہ کہا گیا ہے چنانچہ ابوداؤد کا حوالہ میں پہلے درج کر چکا ہوں۔ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کی خبر دی۔ اور فرمایا لیس بینی وبینہ نبیٌ کہ میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہ ہوگا۔ اسی طرح مسلم میں آپ کی آمد کی خبر صاف طور پر درج ہے۔ اور آپ کو نبی اللہ کہا گیا ہے۔ (دیکھو مشکوٰۃ مجتبائی ص ۴۶۹)

قرآن مجید کی سورہ جمعہ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم۔ کہ کچھ اور لوگ ہیں۔ جو بعد میں آئیں گے۔ اور وہ بھی صحابہ ہی میں سے ہوں گے۔ اس آیت میں ان لوگوں کو اصحاب رسول اللہ کہا گیا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اصحاب رسول اللہ وہی ہوسکتے ہیں۔ جن میں ایسا رسول موجود ہو۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بروز ہو۔ ورنہ اگر نبی نہ ہوگا۔ تو اس کے ماننے والے اصحاب رسول کس طرح ہوں گے۔

پس قرآن مجید اور حدیث دونو نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نبی اللہ ہونے کی خبر دی ہے۔ اور نہ صرف خبر بلکہ اس کے زمانہ کی علامات بیان فرمائی ہیں۔ ہاں غور اور تدبر شرط ہے۔

شریعت کی تکمیل سے نبوت بند نہیں ہوسکتی

ایک بات یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ قرآن مجید چونکہ کامل کتاب ہے۔ اور شریعت مکمل نازل ہوگئی ہے۔ اس لئے کسی نبوت کی ضرورت نہیں۔ اس کے ثبوت میں الیوم اکملت لکم دینکم اور انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحٰفظون کی آیات پیش کی ہیں۔

مگر شریعت کے کامل ہونے سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ اب نبوت کی ضرورت نہیں۔ جب اس کامل شریعت پر عمل اٹھ گیا۔ اور کج فہمی سے اس کے صحیح مطالب کو بگاڑ دیا گیا۔ تو ضروری ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے مصلح آئے جو شریعت کا اصل مفہوم پیش کرے۔

دوسری آیت جو پیش کی گئی ہے۔ اس سے بھی نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوتا۔ کتاب اور شریعت کے نہ بدلنے سے نبوت بند نہیں ہوا کرتی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت جاری تھی۔ اور بنی اسرائیل میں نبی آتے رہے۔ نبوت کے لئے قرآن مجید نے گناہوں کی کثرت کو وجہ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ ظھر الفساد فی البر والبحر کہ نبی کے آنے کا زمانہ وہ ہوتا ہے جبکہ لوگ گناہوں اور بدیوں میں زیادہ مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی اصلاح کے لئے نبی مبعوث کرتا ہے۔ پس گناہ چونکہ اس زمانہ میں بھی ہو رہے ہیں۔ اور گذشتہ زمانوں سے بہت زیادہ پھیلے ہوئے ہیں۔ اس لئے جب بھی گناہوں کی کثرت ہوگی۔ تو خدا تعالےٰ کسی برگزیدہ کو مبعوث کرے گا

غرض قرآن مجید اور احادیث اور اجماع امت سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت بند ہے۔ اور میں نے بفضلہ تعالےٰ ان تمام دلائل کا جو مولوی فضل اللہ صاحب حیدر آبادی نے ختم نبوت کی تائید میں پیش کئے تھے۔ جواب عرض کر دیا۔ اور ثابت کر دیا ہے۔ کہ قرآن مجید احادیث اور اجماع امت سے قطعاً یہ ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ آئندہ کے لئے دروازۂ نبوت بند ہو چکا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا کلام آگے نہیں۔ بلکہ پیچھے رہ گیا ہے۔ بلکہ قرآن مجید اور احادیث اور آئمہ سلف کے اقوال سے یہ بات تواتر سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسی نبوت جو آپ کی متابعت اور غلامی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت اسی قبیل سے ہے۔ آپ نے جو کچھ بھی حاصل کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور متابعت سے حاصل کیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم وتعلم۔ اللھم صل علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خاکسار ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل سمبڑیالی

جملہ خبریہ اور مولوی ثناء اللہ صاحب

اخبار "اہلحدیث" کے ایک پرچہ میں اس مکالمہ کی روئداد درج کی گئی ہے۔ جو ۲۶ مئی کو میرے اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے درمیان امرتسر کے ایک جلسہ میں ہوا۔ "اہلحدیث" کا نامہ نگار لکھتا ہے۔

"مولوی ثناء اللہ صاحب نے آخری فیصلہ والا اشتہار حاضرین کو پڑھ کر سنایا۔ اور علم نحو کی رو سے ثابت کیا۔ کہ اس میں جملے خبریے ہیں۔ جن سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ واقعہ کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا۔ ضرور ہو کر رہے گا۔ یہ مضمون ایسا صاف ہے۔ کہ مڈل یا پرائمری والا بھی اس کے سمجھنے میں غلطی نہیں کر سکتا۔" (اہلحدیث یکم جون ۱۹۳۴ء) پھر اسی اعتراض کو دوبارہ اہلحدیث مورخہ ۱۰ اگست میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے خود دہرایا ہے۔ اس کے متعلق میں اپنے اس جواب کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جو میں نے مولوی صاحب کو دیا۔ جس کی تردید وہ آخر تک نہ کر سکے۔ میں نے کہا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فقرہ کہ اگر میں کذاب اور مفتری ہوں۔ تو آپ کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ جملہ خبریہ مطلق نہیں ہے بلکہ شرط سے مقید ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جملہ کے ساتھ ہی ہلاک ہونے کی وجہ بھی لکھی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور اسکا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے"

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ جو وجہ ہلاکت کی بیان کی گئی ہے۔ وہ مطلق ہے یا مقید؟ سو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک واضح تحریر اس کے متعلق موجود ہے۔ جو اس اشتہار آخری فیصلہ کے بعد کی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو علت ہلاکت کی اس جگہ حضور نے بیان کی ہے۔ وہ مباہلہ کی شرط سے مقید ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔ "یہ کہاں لکھا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے۔ ہم نے تو اپنی تصانیف میں ایسا نہیں لکھا۔ لاؤ پیش کرو۔ وہ کونسی کتاب ہے۔ جس میں ہم نے ایسا لکھا ہے ہم نے تو یہ لکھا ہے۔ کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو۔ وہ سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے...... کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب اعداء آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو گئے تھے۔ نہیں بلکہ ہزاروں اعداء آپ کی وفات کے بعد زندہ رہے۔ ہاں جھوٹا مباہلہ کرنے والا سچے کی زندگی میں ہلاک ہوا کرتا ہے۔ ایسے ہی ہمارے مخالف ہمارے مرنے کے بعد زندہ رہیں گے... یہ کہاں لکھا ہے کہ بغیر مباہلہ کرنے کے ہی جھوٹے سچے کی زندگی میں تباہ اور ہلاک ہو جاتے ہیں۔ وہ جگہ تو نکالو جہاں یہ لکھا ہے۔" (الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

پس ہلاک ہو جانے کی جو وجہ حضور نے آخری فیصلہ میں لکھی ہے۔ وہ مباہلہ کی صورت سے متعلق ہے۔ مطلق نہیں ہے۔ لہذا اس جملہ خبریہ کی صحت وقوع کے لئے ضروری تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی بالمقابل ایسی دعا کرتے۔ جو وجہ ہلاکت کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان کی ہے۔ اس کا عام اور مطلق نہ ہونا مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی مسلم ہے چنانچہ اہلحدیث ۳۱ جولائی ۱۹۰۸ء میں مندرجہ ذیل نوٹ جو اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں نائب ایڈیٹر نے لکھا تھا درست تسلیم کرتے ہیں۔ کہ "خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی بُرے کام کر لیں۔" نیز لکھا۔ کہ "آنحضرت علیہ السلام باوجود سچے نبی ہونے کے مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال ہوئے۔ اور مسیلمہ باوجود کاذب ہونے کے صادق سے پیچھے مرا۔ کیا کسی اہل علم کی یہ شان ہو سکتی ہے۔ کہ اس قسم کی دعا کرے۔" (مرقع قادیانی ماہ اگست ۱۹۰۷ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب کی اس تحریر سے صاف معلوم ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ جملہ خبریہ کا تحقق دوسرے فریق پر بطور حجت ملزمہ کے صرف مباہلہ کی صورت میں درست ہو سکتا ہے۔ غرضکہ جھوٹے کے سچے کی زندگی میں مر جانیکا قاعدہ فریقین کے نزدیک مباہلہ کی صورت میں مقید ہے۔ عام اور مطلق نہیں ہے۔ لہذا جملہ خبریہ مان کر بھی مولوی ثناء اللہ صاحب "جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان" ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ مقابلہ پر نہیں آئے۔ اور انکار کر کے اپنی بزدلی کا ثبوت دیا۔ اگر مقابلہ پر آتے۔ تو ضرور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاتے۔ جیسا کہ حضور نے اعجاز احمدی میں پہلے سے لکھ دیا تھا۔ کہ اگر وہ اس بات پر مستعد ہوئے۔ کہ کاذب صادق سے پہلے مر جائے۔ تو ضرور وہ پہلے مریں گے۔

خاکسار جلال الدین شمس قادیان

تاریخ اسلام

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فتوحات

فتوحات کی دو قسمیں

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جو فتوحات ہوئیں۔ وہ دو اقسام پر مشتمل تھیں۔ ایک یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جو ممالک فتح ہوئے تھے۔ ان میں سے بعض نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں بدعہدی کی۔ اور بغاوت اختیار کر کے دائرہ اطاعت کو توڑ دیا۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کی ابتدا میں بعض لوگ دین اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گئے تھے۔ اور بعضوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے آغاز میں بعض مفتوحہ ممالک میں سرکش اور مفسد لوگوں کی شرارت سے فتنہ و فساد پیدا ہو گیا۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی اصلاح کی طرف توجہ فرمائی۔ دوسرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسے ممالک بھی فتح کئے۔ جو ہنوز فتح نہیں ہوئے تھے۔ اور نہ اسلام کی ان میں اشاعت ہوئی تھی۔

عہد شکن

جن ممالک نے عہد شکنی کی۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کی سرکوبی کے لئے جدوجہد کرنی پڑی۔ ان میں سے ایک ہمدان تھا اہل ہمدان کی طرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر حضرت مغیرہ بن شعبہ کی سرکردگی میں روانہ کیا۔ اور ان کی کوشش سے ہمدان دوبارہ فتح ہوا۔ اہل رے نے بھی سر اٹھایا۔ مگر ابوموسیٰ اشعری اور براء بن عازب کے ذریعہ راہ راست پر آ گئے۔ اہل اسکندریہ نے بغاوت اختیار کی۔ تو حضرت عمرو بن العاص کو لشکر دے کر بھیجا گیا۔ اور بعد جنگ اسے فتح کر لیا گیا آذربائیجان میں کچھ لوگ بگڑے تو ولید بن عقبہ کو لشکر جرار کے ساتھ بھیجا گیا۔ لڑائی کے بعد جب صلح ہوئی۔ تو چند اور مقامات بھی جو آذربائیجان کے ساتھ تھے مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئے۔ اس کے بعد ولید بن عقبہ اور سلمان بن ربیعہ ارمینیا روانہ کئے گئے۔ اور مفسدین کی سرکوبی کی گئی حضرت عثمان ابن العاص نے شہر گازرون اور اس کے اطراف میں پہنچکر نظم و نسق قائم کیا۔ غرض ملک میں امن و امان قائم کرنے اور فتنہ و فساد کی آگ بجھانے کے لئے حضرت عثمان نے ۲۵ھ میں یہ پہلا قدم اٹھایا۔ ۲۴ھ میں جو ان کی خلافت کا ابتدائی سال تھا اس قسم کا کوئی واقعہ ظہور پذیر نہیں ہوا تھا۔

فتح اسکندریہ

ان فتوحات میں سے جن کا اشارتاً اوپر ذکر کیا جا چکا ہے سب سے پہلی فتح اسکندریہ ہوئی۔ جس کے مختصر کوائف ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔

فتح بیت المقدس کے بعد ہرقل جو قیصر روم تھا۔ ایشیائے کوچک اور شام سے بھاگ کر قسطنطنیہ چلا گیا۔ اور مسلمانوں نے اسکندریہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ مسلمانوں کے اس غلبہ پر رومی چین بجبیں تھے۔ اور وہ چاہتے تھے۔ کہ کسی طرح ہرقل پھر برسر اقتدار آ جائے۔ اس کے لئے وہ در پردہ ہرقل سے خط و کتابت بھی رکھتے اور کہتے تھے کہ اگر بادشاہ ہماری مدد کے لئے لشکر بھیجے تو ہم مسلمانوں کے معاہدہ کو توڑ کر جنگ کرینگے اور انہیں اسکندریہ سے نکال دینگے۔ مگر جس قدر ملک مسلمانوں نے فتح کیا تھا۔ ہرقل اس کے واپس ملنے سے مایوس اور بقیہ علاقوں کی حفاظت کی تدابیر میں پریشان تھا۔ حضرت عمرو بن العاص نے جب مصر پر فوج کشی کی تو مقوقس شاہ مصر نے جزیہ کی ادائیگی پر صلح کر کے مصر و سکندریہ ان کے سپرد کر دیا۔ ہرقل مصر کو اپنا ایک صوبہ سمجھتا تھا اور مقوقس اس کے ماتحت تھا۔ جب مصر پر مسلمانوں کے قابض ہونے کی خبر اس نے سنی تو اسے سخت رنج ہوا۔ اور اسی رنج میں سات ماہ بعد حضرت عمر کے عہد خلافت میں فوت ہو گیا۔ ہرقل کی جگہ اس کا بیٹا قسطنطین بادشاہ ہوا قسطنطین نے اسکندریہ سے مسلمانوں کا قبضہ اٹھانے کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک زبردست مہم بھیجی۔ رومی فوج جہازوں کے ذریعہ قسطنطنیہ سے روانہ ہو کر اسکندریہ کے ساحل پر اتری۔ مگر مقوقس ان کے اسکندریہ میں داخل ہونے میں مزاحم ہوا۔ اور وہ اپنے اس عہد پر جو وہ مسلمانوں سے کر چکا تھا۔ سختی سے قائم رہا۔ مسلمانوں کو رومیوں کے اس ارادہ کا علم ہوا۔ تو وہ فسطاط (قاہرہ) سے جہاں انکی چھاؤنی تھی۔ مقابلہ کیلئے نکلے۔ ادھر سے رومی اسکندریہ کو چھوڑ کر مسلمانوں کی چھاؤنی کی طرف متوجہ ہوئے راستے میں ہی مقابلہ ہو گیا اور گھمسان کی لڑائی ہوئی رومی فوج کا سپہ سالار اعظم منویل خصی مارا گیا۔ اور بہت سے رومی بھی ہلاک ہوئے جو لوگ بچے انہوں نے کشتیوں پر سوار ہو کر قسطنطنیہ کی راہ لی۔ رومیوں کے شکست کھا چکنے کے بعد حضرت عمرو بن العاص نے اسکندریہ اور نواح اسکندریہ کے ان تمام نقصانات کی تحقیق کرائی۔ جو رومی فوج کے ذریعہ ہوئے پھر ان تمام نقصانات کو انہوں نے خود پورا کیا کیونکہ وہ اپنے آپ کو ان کی حفاظت اور انہیں نقصانات سے بچانے کا ذمہ دار سمجھتے تھے۔

عزل سعدؓ اور ولایت ولید بن عقبہ

اسی سال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص کو حکومت کوفہ سے معزول کر کے ان کی جگہ ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو حاکم مقرر کیا۔ مورخین بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہی گورنری سے معزول ہو کر مدینہ منورہ میں آ گئے تھے۔ لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خلافت پر متمکن ہونے پر انہیں کوفہ کی گورنری پر مقرر کر دیا۔ اسی زمانہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود کوفہ میں افسر خزانہ کے طور پر کام کرتے تھے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص نے جو کوفہ کے گورنر مقرر ہو کر گئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے اپنی کسی ضرورت کے لئے قرض مانگا۔ جو انہوں نے دیدیا۔ جب قرض کی واپسی کا حضرت عبداللہ بن مسعود کی طرف سے تقاضا کیا گیا تو حضرت سعد ادا نہ کر سکے۔ اس سے بات بڑھ گئی۔ اور عام لوگ بھی دو حصوں میں منقسم ہو گئے۔ کچھ حضرت سعد کی طرف اور کچھ حضرت عبداللہ کی طرف۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جب اس واقعہ کے متعلق اطلاع ہوئی۔ تو آپ نے اظہار ناراضگی کے طور پر حضرت سعد کو کوفہ کی گورنری سے معزول کرتے ہوئے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو حاکم مقرر کیا۔

فتح آذربائیجان

آذربائیجان کی حفاظت کے لئے جو فوج رہتی تھی وہ گورنر کوفہ کے ماتحت تھی۔ اور کوفہ کی چھاؤنی سے ہی باری باری ایک سردار فوج کے ساتھ آذربائیجان روانہ کیا جاتا۔ سعد بن وقاص کے زمانہ میں عتبہ بن فرقد آذربائیجان کے حاکم تھے۔ حضرت سعد کے معزول ہونے پر عتبہ بن فرقد کو بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آذربائیجان سے معزول کر کے بلا لیا تھا۔ وہاں کے لوگوں نے عتبہ کے جاتے ہی بغاوت کر دی۔ ولید بن عتبہ نے حضرت عثمان کے حکم کے ماتحت فوراً آذربائیجان پر فوج کشی کی۔ اس پر وہ لوگ پھر پرانی شرائط پر صلح کرنے پر مجبور ہو گئے اور جزیہ ادا کرنے لگے۔

فتح آرمینیا

صلح آذربائیجان کے بعد متعدد لشکر اطراف و جوانب میں روانہ کئے گئے۔ چنانچہ حبیب بن مسلمہؓ کو آرمینیا روانہ کیا گیا۔ وہاں کے اکثر شہروں اور قلعوں پر قبضہ کر کے رومیوں کو جزیہ ادا کرنے پر مجبور کر لیا گیا۔ جب یہ خبر قسطنطین کو پہنچی۔ تو اس کے حکم سے ایک رومی سردار ملطیہ۔ سیواس اور قونیہ وغیرہ شہروں اور چھاؤنیوں سے اسی ہزار فوج کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ آور ہوا۔ دشمنوں کی اتنی بڑی فوج کی خبر پا کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت معاویہؓ نے اطلاع دی۔ حضرت عثمان رضؓ نے فوراً ولید بن عقبہ گورنر کوفہ کو لکھا۔ کہ معاویہ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ رومیوں نے ایک کثیر فوج کے ساتھ مسلمانان شام پر خروج کیا ہے۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ مسلمانان اہل کوفہ کو ان کی مدد کے لئے بھیجوں۔ اس لئے تمہیں حکم دیا جاتا ہے کہ جہاں تمہیں میرا حکم پہنچے۔ وہیں سے دس ہزار کے قریب جمعیت کسی تجربہ کار کی سپہ سالاری میں روانہ کر دیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ولید بن عقبہ کو موصل میں اس وقت ملا جبکہ وہ فتح آذربائیجان کے بعد واپس کوفہ کی طرف آ رہے تھے۔ انہوں نے اسی وقت سلمان بن ربیعہ کو آٹھ ہزار فوج کے ساتھ آرمینیا کی طرف روانہ کیا۔ اور حبیب بن مسلمہ اور سلمان بن ربیعہ دونوں نے مل کر علاقہ آرمینیا کو فتح کر لیا۔

امیر معاویہؓ کی فوج کشی

اسی سال حضرت معاویہ نے ایک جمعیت کے ساتھ رومی علاقہ پر فوج کشی کی۔ رومی لشکر خوف زدہ ہو کر انطاکیہ و طرطوس کے تمام درمیانی قلعے چھوڑ کر فرار ہو گیا۔ حضرت امیر معاویہ نے انہی قلعوں میں اپنی چھاؤنیاں قائم کر کے بعض قلعوں کو ویران و مسمار کر دیا۔

افریقہ پر چڑھائی

پھر حضرت عمرو بن العاص والئ مصر نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم کے ماتحت عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو ایک لشکر دے کر افریقہ روانہ کیا۔ جہاں سے وہ مظفر و منصور واپس ہوئے۔

کابل پر حملہ

اس کے بعد حضرت عثمان نے عبداللہ بن عامر کو مہم کابل پر روانہ کیا۔ اس وقت کابل والئ سجستان کے زیر حکومت تھا۔ عبداللہ بن عامر نے اس خوبی سے انتظام مملکت کیا کہ کابل اور اس کے گرد و نواح کے تمام قریہ جات اسلامی حکومت کے تابع ہو گئے۔ یہ تمام فتوحات جن کا ذکر کیا جا چکا ہے ۳۰ھ میں ہوئیں۔

ایثار کا نمونہ

بابو فضل الدین صاحب ریڈر ہائی کورٹ لاہور نے پہلے اپنی آمد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تھی۔ لیکن اب انہوں نے اس میں اضافہ کر کے ۱/۲ حصہ کر دیا ہے۔

(سکرٹری مجلس کار پرداز مقبرہ بہشتی قادیان)

صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ رپورٹ

صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ رپورٹ یکم مئی ۳۲ء لغایت ۳۰ اپریل ۳۳ء گزشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر تیار ہو چکی تھی۔ اور مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان کے سپرد فروخت کے لئے کی گئی تھی۔ لیکن مجھے یہ معلوم کر کے بہت تعجب ہوا۔ کہ اس وقت تک بہت تھوڑی کاپیاں اس کی فروخت ہوئی ہیں۔ اور ابھی کافی سٹاک قابل فروخت پڑا ہے۔ چونکہ رپورٹ سالانہ کے مطالعہ سے محکمہ جات کی سالانہ کارگذاری معلوم ہوتی ہے۔ اور ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ سلسلہ کے کاروبار اور صیغہ جات کے طریق کار۔ اور پیش آمدہ مشکلات سے واقف ہو۔ اس لئے ہر جماعت کے لئے لازمی اور ضروری ہے کہ وہ کم سے کم ایک کاپی سالانہ رپورٹ کی منگوا کر اپنی لائبریری میں احباب کی واقفیت کے لئے رکھے۔ یہ مفید چیز ہے۔ اور تبلیغ کے سلسلہ میں بھی ممد ہو سکتی ہے۔ قیمت معہ محصولڈاک ۱۲؍ فی کاپی ٹکٹوں کی صورت میں بھیج کر مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت سے طلب کریں۔ جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اور دوسرے ذمہ دار عہدہ دار میرے اس اعلان کے خاص طور پر مخاطب ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اس ضروری امر کی طرف توجہ فرمائیں گے۔ (ناظر اعلیٰ)

نظارت امور عامہ کا اعلان

مولوی محمد یار صاحب بنام حکیم محمد الدین سکنہ تلونڈی
مبلغ انگلینڈ مدعی کھجوروالی گوجرانوالہ مدعا علیہ
دعوے مبلغ تین سو روپیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں حکیم محمد الدین صاحب سے مدعی نے تین سو روپیہ لینے تھے۔ حکیم محمد الدین صاحب سے ہر چند مطالبہ کیا گیا۔ مگر انہوں نے نہ دئے۔ پہلا پرونوٹ چونکہ ردی ہو چکا تھا اس لئے دوسرا پرونوٹ لکھکر دینے کے لئے کہا گیا مگر انہوں نے یہ بھی نہ مانا۔ اور لین دین کے معاملہ میں نہایت بدعہد ثابت ہوئے لہذا بمنظوری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ حکیم محمد الدین صاحب کو قادیان سے چلے جانیکی ہدایت کی گئی۔ چنانچہ اب وہ قادیان سے باہر کہیں چلے گئے ہیں۔ لہذا اب دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو صاحب ان سے لین دین کرینگے۔ وہ خود ذمہ دار ہونگے۔ سلسلہ احمدیہ کے محکمہ قضا میں ان کے متعلق کسی شکایت کی سماعت نہیں ہوگی۔ (ناظر امور عامہ)

سکرٹری تالیف و تصنیف کے فرائض

اس سال بیرونی جماعتوں میں جو عہدہ داران مقرر ہوئے ہیں۔ ان میں سے سوائے بارہ جماعتوں کے باقی جماعتوں نے تالیف و تصنیف کے کاموں کے لئے کوئی عہدہ دار مقرر نہیں کیا۔ اس لئے احباب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ اپنی اپنی جماعتوں میں کسی موزوں دوست کو سکرٹری تالیف و تصنیف مقرر فرمائیں۔ اور حسب ذیل فرائض ان کے سپرد کریں۔

(۱) تمام ایسی کتب۔ رسائل۔ ٹریکٹ۔ اشتہارات۔ جو اسلام کے خلاف یا سلسلہ احمدیہ کے خلاف مخالفوں کی طرف سے شائع ہو چکی ہیں۔ یا آئندہ شائع ہوں۔ ان کی ایک ایک کاپی یا زائد کاپیاں مرکزی لائبریری قادیان میں ارسال کرنا۔ اگر مقامی جماعت قیمتاً مہیا نہ کرسکتی ہو۔ تو ناظر تالیف و تصنیف قادیان کو اس کی قیمت سے آگاہ کریں۔

(۲) تمام ایسی ضروری کتب جو خواہ کسی مذہب کی تائید میں لکھی ہوں۔ یا مخالف ہوں۔ خواہ قدیم ہوں۔ یا جدید خواہ کسی زبان میں ہوں۔ ہمارے نزدیک صحیح ہوں یا غلط ان کو فراہم کرکے مرکزی لائبریری قادیان کیلئے ارسال کرنا۔

(۳) ان کے حلقے میں اگر کوئی ٹریکٹ یا اشتہار مخالفین کی طرف سے شائع ہو۔ اس کا جواب لکھنا یا لکھوانا

(۴) جو کتاب ٹریکٹ یا اشتہار ان کے حلقے میں کسی احمدی کی طرف سے سلسلہ کی تائید میں شائع ہو۔ اس کے ایک یا دو نسخے مرکزی لائبریری قادیان میں بھیجنا۔

(۵) ریویو آف ریلیجنز اردو اور انگریزی کی توسیع اشاعت کرنا۔ اور ان کے لئے خریدار مہیا کرنا

(۶) عام علمی کتابوں کا مہیا کرنا۔ جو لائبریری کے لئے مفید ہوں۔

(۷) سلسلہ کی کتب کے فروخت کے لئے احباب میں تحریک کرنا۔ اور غیروں میں ان کی خریداری کے لئے سعی کرنا۔ اور آرڈر بکٹ پوپیں بھجوانے انگریزی ترجمہ قرآن کریم کے لئے خریدار مہیا کرنا۔

(۸) نظارت تالیف و تصنیف میں اپنے کام کی ماہواری رپورٹ بھیجنا۔ تاکہ ریکارڈ محفوظ رہ سکے۔

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

ایک افسوسناک حادثہ

گزشتہ اتوار مورخہ ۵ اگست اہلحدیثوں کا ایک جلسہ زیر اہتمام انجمن تبلیغ الاسلام کلکتہ منعقد ہوا۔ دوران جلسہ میں سخت ہنگامہ ہوگیا۔ ایک پنجابی نوجوان بشیر احمد صاحب چھری سے شدید زخمی ہوا جسے ہسپتال پہنچایا گیا پولیس نے چار اشخاص کو گرفتار کیا۔ جو ضمانت میں رہا کئے گئے۔

واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اتوار کی رات کے ۹ بجے انجمن تبلیغ الاسلام کا جلسہ سراج بلڈنگ میں شروع ہوا۔ قریب ساڑھے گیارہ بجے ایک شخص مسمی بشیر احمد (غیر احمدی) انجمن احمدیہ میں آیا۔ اور آکر کہنے لگا کہ آپ لوگ کیوں انجمن میں مباحثہ کے لئے نہیں جاتے۔ اسے سمجھایا گیا۔ کہ یہ لوگ مباحثہ کے لئے تیار نہیں۔ مباحثہ کا نام رکھ کر صرف فساد کرنا چاہتے ہیں۔ کئی مہینوں سے مباحثہ کی بات ہو رہی ہے۔ مگر وہ مباحثہ کے شرائط طے نہیں ہونے دیتے۔ اور قدم قدم پر روڑے اٹکاتے ہیں۔ احمدی ہر وقت مباحثہ کے لئے تیار ہیں۔ اس پر اس نے چند شرائط مباحثہ لکھ کر اس پر انجمن احمدیہ کے جنرل سکرٹری اور سکرٹری تبلیغ کے دستخط کرا لئے۔ اور وہ کاغذ اپنے ہمراہ لے کر انجمن تبلیغ الاسلام کے ذمہ دار لوگوں کے دستخط کرانے کے لئے گیا۔ مگر جب وہ کاغذ انجمن تبلیغ اسلام کے مولوی کے سامنے دستخط کرانے کے لئے اس نے پیش کیا۔ تو وہ بہت برہم ہوگئے اور کہنے لگے۔ یہ قادیانیوں کا ایجنٹ ہمارا جلسہ خراب کرنے کے لئے آیا ہے۔ اتنا کہنا تھا کہ لوگ چاروں طرف سے اس پر ٹوٹ پڑے۔ اور کسی نے اسے چھری سے زخمی کر دیا۔ اب وہ ہسپتال پڑا ہے۔ اور پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ (نامہ نگار۔ کلکتہ)

بھدرواہ کے مناظرہ کے متعلق اعلان

ہم اہل السنت والجماعت جو نہ قادیانی احمدی ہیں نہ لاہوری۔ اس امر کے شاہد ہیں کہ بھدرواہ میں ہر دو جماعتوں کے مبلغوں کی تقریریں ہوئیں۔ اور مناظرہ ہوا۔ جس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ قادیانی احمدی نے جناب مرزا صاحب کے اثبات نبوت پر جو دلائل اور حوالجات انہیں (مرزا صاحب) کی کتابوں سے پیش کئے۔ ان کی تردید لاہوری مولوی صاحب نے نہیں کی اور صحیح جواب پیش نہیں کئے۔ اور ہمیں پورا یقین ہوگیا کہ لاہوری احمدی مرزا صاحب کے دعویٰ اور منصب کو صاف صاف پیش نہیں کرتے۔ اور ملمع سازی سے کام لیتے ہیں۔ مگر قادیانی احمدی صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے مرزا صاحب کی صحیح پوزیشن پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور ان کی تحریروں سے بلاشک و شبہ یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے غیر تشریعی نبوت کا دعویٰ کھلے طور پر کیا ہے۔ والسلام عبدالصمد۔ عبدالرحمٰن۔ مفتی نجم الدین۔ مفتی بھدرواہ۔ محمد نصیر الدین بی اے۔ ملک عبدالخالق۔ غلام احمد۔ غلام نبی۔ غلام حسن عبداللہ جو۔ خواجہ قادر جو خطیب۔ انور جو رفوگر۔ علی محمد خطیب۔ عبدالرحمٰن بٹ

مسلم ایسوسی ایشن پونچھ کی قراردادیں

۱۲ ساون زیر صدارت مسٹر غلام قادر صاحب سینئر وائس پریذیڈنٹ جامع مسجد بازار میں ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد دو ہزار سے زائد تھی مسٹر غلام احمد صاحب ہٹ نے حالات حاضرہ گذشتہ پر ایک جامع اور مدلل تقریر فرمائی۔ حاضرین جلسہ کو مسلم اتحاد کے فوائد اور سابق آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی بروقت معاونت اور موجودہ مسلم انتشار و انشقاق کے نقصانات نہایت موثر طریق سے بتائے۔ اختتام تقریر پر حسب ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے

نمبر۱ قرار پایا کہ اس سے پہلے ایک ریزولیوشن متعلق نمائندگی بمثل سابق آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کو بھیجا جاچکا ہے۔ لیکن آج دوبارہ اس ریزولیوشن کا اعادہ کیا جاتا ہے۔ جس پر تمام پبلک نے اظہار خوشنودی کیا اور تائید کی۔ نمبر۲ قرار پایا کہ ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن پونچھ کی سابقہ قربانی اور آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کی آئینی جدوجہد کی بنا پر جو اصلاحات مسلمانان پونچھ کو دینے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ مگر جو ابھی تک تشنہ تکمیل ہیں ان کے حصول کے لئے حکومت پونچھ سے استدعا کیجاتی ہے۔ اور آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن سے بھی پرزور استدعا ہے کہ وہ ہر ممکن طریق سے مسلمانان پونچھ کی انکے پیدائشی اور جائز حقوق کے لئے معاونت کرے۔

(نمبر۳) قرار پایا کہ منٹ بک ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن پونچھ کے سرقہ کے دوران میں جو ریزولیوشن جعلی اور محض معزز مسلمانوں کو پھانسنے کے لئے فرضی درج کیا گیا ہے۔ ہم اس کو کلیتۃً جعلی یقین کرتے ہوئے اس فعل کا ارتکاب کرنے والے کے متعلق اظہار نفرین کرتے ہیں۔ اور مقامی پولیس اور حکومت سے پرزور

کمپنی کی چوتھی سالگرہ کی خوشی میں

۲۵ اگست ۱۹۳۴ء تک خاص رعایت

تین گانٹھ بیکمشت منگوانے اور کل قیمت پیشگی بھیجنے پر مال گاڑی کا کرایہ معاف کیا جائیگا۔

تین گانٹھ بیک وقت منگوانے اور کل قیمت پیشگی بھیجنے پر مال گاڑی کا کرایہ معاف ہوگا

کٹ پیس منگوانے والے حضرات اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں

شکر ہے اس ذات باری کا جس نے ہم کو آج اس چوتھے سال میں قدم رکھنے کا فخر بخشا جس قدر بھی ہم خوشی کریں کم ہے۔ اس خوشی میں ہم اپنے ہزاروں معززین اور رفقائے قدیم کو شامل کرنا باعث عزت خیال کرتے ہیں اور خداوند کریم کی درگاہ میں دعا کرتے ہیں کہ ہمیں پبلک کی سچی خدمت کرنیکی توفیق دے۔ اس نرخ جو خاص رعایت رکھی گئی ہے سابقہ تمام رعایتوں سے بڑھ چڑھ کر ہے اس رعایت سے ہر ایک کو فوراً فائدہ اٹھانا چاہیئے ایسا موقعہ بار بار نہیں آیا کرتا۔ جس قدر جلد ہوسکے آرڈر دے کر اپنی مرضی کے مطابق مال منگائیے۔ تاکہ آپ کو بہت معقول منافع ہو۔ یہ بھی آپ کو اجازت دیتے ہیں کہ پہلے آپ نمونہ کے طور پر خواہ یکمشت تینوں گانٹھیں خواہ ایک منگوا کر ملاحظہ کیجئے۔ اس کے بعد اسی میعاد رعایت کے اندر جس قدر مال کی ضرورت ہو رعایتی نرخوں سے منگوا سکتے ہیں نمبر ۷۸۶ وزنی دس پونڈ گانٹھ اس گانٹھ میں تمام کٹ پیس نہایت اعلیٰ بالکل صاف فینسی ہوگا یعنی ریشمی سلک، وائل، پاپلین، چھینٹ وغیرہ وغیرہ ٹکڑے ایک گز سے ۸ گز تک قریباً تمام ٹکڑے بڑے بڑے ہونگے قیمت صرف ۲۲/۸/- نمبر ۷۸۶ وزنی پندرہ پونڈ اس گانٹھ میں بھی تمام کٹ پیس زنانہ مردانہ ہوگا مال بالکل صاف ٹکڑے ۱/۲ گز سے ۶ گز تک قیمت ۲۲/۰/۰ نمبر ۷۸۶ وزنی ۲۰ پونڈ اس گانٹھ میں تمام کٹ پیس سوتی ہے ٹکڑے ۱/۲ گز سے ۵ گز تک قیمت فی گانٹھ ۲۰/۱/- نوٹ آرڈر کے ہمراہ ۱/۴ قیمت پیشگی آنی بالکل ضروری ہے بغیر پیشگی کے مال روانہ نہیں کیا جاویگا۔ کل قیمت پیشگی آنے پر پیکنگ، رجسٹری، مزدوری خرچہ معاف ہوگا۔ تینوں گانٹھ یا ایک ہی قسم کی تین گانٹھیں منگوانے پر اور کل قیمت پیشگی آنے پر ریلوے گڈس ٹرین کا کرایہ بھی معاف ہوگا **بالکل ضروری نوٹ** ہماری ارسال کردہ گانٹھیں اگر آپ کے دل پسند ہوں اور فائدہ مند ثابت ہوں تو آپ کا اخلاقی فرض ہوگا کہ اپنی رائے کا اظہار کریں۔ اگر آپ کو کسی سبب سے مال ناپسند ہو تو خوشی سے تین دن کے اندر واپس کر سکتے ہیں۔ خرچہ آپ کے ذمہ ہوگا۔

مینیجر

FIT COAT Co KARACHI

فٹ کوٹ کمپنی رنچھوڑ لائن کراچی شہر

وصیت نمبر ۱۸۱۴ منکہ احمد جان ولد میاں محمد جان صاحب مرحوم قوم ارائیں عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ادجلہ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۵-۳-۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۱۰۱/۸/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد: احمد جان کلرک آرسنل کوئٹہ ۵-۳-۳۴

گواہ شد: شیر علی قادیان ۵-۳-۳۴

گواہ شد: عبدالعزیز عزیز منزل قادیان بقلم خود ۵-۳-۳۴

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

گاندھی جی نے ۱۴ اگست صبح ۶ بجکر ۱۰ منٹ پر شہد اور سوڈے کا ایک گلاس پی کر اپنا ایک ہفتہ کا برت توڑا۔ اس موقعہ پر پہلے ہندو طریق پر پرارتھنا کی گئی۔ بعدہ بائیبل اور قرآن مجید پڑھا گیا۔ گاندھی جی کی طبیعت بہت کمزور ہو چکی ہے۔ مگر ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ وہ بہت جلد صحت کو بحال کر لیں گے۔

مسز کملا نہرو کے متعلق ۱۴ اگست کو الہ آباد سے جو بلیٹن شائع ہوا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ان کی حالت بہتر ہو گئی ہے۔ پنڈت نہرو ابھی تک جیل سے باہر ہی ہیں اور جب تک ان کی بیوی خطرہ سے بالکل نکل نہیں جاتی۔ باہر ہی رہیں گے۔

پونہ سے یہ خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس میں ورکنگ کمیٹی سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ کانگرس میں شامل ہونے کے لئے کھدر پوشی کی شرط کو اڑا دیا جائے

مسٹر انیے نے بنارس سے ۱۴ اگست کی اطلاع کے مطابق ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ کانگرسی امیدواروں اور ان کی پارٹی کے امیدواروں میں تصادم ضرور ہو گا۔ اپنے کاز کو مضبوط کرنے کے لئے وہ اور پنڈت مالویہ ہندوستان کا دورہ کرنے والے ہیں۔

اسمبلی کے اجلاس میں ۱۴ اگست کو ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر نے کہا۔ کہ کمیونسٹ پارٹی کو خلاف قانون قرار دینے کی وجہ یہ ہے۔ کہ مقدمہ سازش میرٹھ میں شہادتوں اور دیگر ذرائع سے حکومت کو یقین ہو چکا ہے کہ یہ پارٹی امن کے لئے خطرہ ہے۔ جو ہڑتالیں کرانے و عدم ادائیگی ٹیکس کی تحریک کرنے کے علاوہ پولیس اور فوج میں مسلح بغاوت پیدا کرنا چاہتی ہے۔

مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹیوں کا ایک مشترکہ اجلاس شملہ میں ۱۳ و ۱۴ اگست کو منعقد ہوا باہمی اختلافات کو مٹا کر دونوں جماعتوں نے آئندہ انتخابات کے لئے مسلم حلقوں سے بہترین ارکان اسمبلی اور کونسلوں میں بھیجنے کے لئے متحدہ طور پر کام کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ اور لیگ کانفرنس پارلیمنٹری مجلس قائم کی ہے۔

امرتسر سے ۱۴ اگست کی خبر ہے۔ کہ ایک مسلم نوجوان قلعہ بھلور سے سب انسپکٹر پولیس کا امتحان پاس کر کے آ رہا تھا۔ کہ امرتسر سے چھ میل کے فاصلہ پر اس کا سر جو اس نے کھڑکی سے باہر نکالا ہوا تھا۔ ایک کھمبے کے ساتھ زور سے ٹکرایا۔ اور چند منٹ میں اس کی وفات ہو گئی۔

شاہ الفانسو سابق بادشاہ سپین کا چھوٹا لڑکا وائٹا سے ۱۲ اگست کی اطلاع کے مطابق ایک موٹر کے حادثہ کی وجہ سے ہلاک ہو گیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس کی بہن کار چلا رہی تھی۔ کہ وہ ایک دیوار سے ٹکرا گئی۔

حکومت مدراس نے ایک مقامی روزنامہ "گاندھی" کی جو زبان تامل شائع ہوتا ہے۔ پانصد روپیہ کی ضمانت ضبط کر لی تھی اس فیصلہ کے خلاف اپیل کیا گیا تو ہائیکورٹ نے فیصلہ کیا کہ مضمون زیر بحث محض حکومت کے طرز عمل پر ایک تبصرہ ہے۔ جس سے حکومت کے خلاف کوئی منافرت نہیں پھیل سکتی۔ اس لئے ضبطی ضمانت کا حکم قابل تنسیخ ہے۔

وزیر ہند نے شملہ سے ۱۴ اگست کی اطلاع کے مطابق سر اٹین پارسنز کو ستمبر ۱۹۳۶ء سے سر ایجینلڈ مانٹ کی جگہ انڈیا کونسل کا ممبر نامزد کیا ہے۔

موگہ سے ۱۲ اگست کی خبر ہے کہ ایک قریب کے گاؤں بگھرائیں میں ایک چھ ماہ کے سکھ بچے کو ایک سکھ عورت نے جو بچہ کی ہمسائی تھی۔ اس لئے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اور آٹے میں ملا کر اونٹ کو کھلا دیا۔ کہ رسم کے مطابق بچہ کو کوئی زیور نہ دینا پڑے۔ بچہ کی ماں باہر گئی ہوئی تھی۔ واپس آئی۔ تو بچہ کو نہ پا کر سخت مضطرب ہوئی۔ آخر کار ظالم عورت نے خاوند کے زدوکوب کرنے پر اقرار کیا۔ پولیس کو اطلاع دی گئی۔ جس نے اونٹ کو گولی سے ہلاک کر کے بچہ کی ہڈیاں اور گوشت معدہ سے برآمد کر لیا۔

مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کے مشترکہ اجلاس کے متعلق بعض اخبارات نے لکھا تھا۔ کہ بعض ممبر اس سے واک آؤٹ کر گئے تھے۔ سید رضا علی صاحب نے جن کی صدارت میں یہ اجلاس منعقد ہوا تھا۔ اس خبر کی تردید کی ہے۔

شیخوپورہ سے ۱۴ اگست کی خبر ہے کہ بازار میں ایک سانڈھ مر گیا۔ ہندوؤں نے لاش کو بڑے احترام سے اٹھا کر ایک چھکڑے میں ڈالا۔ اور اس کا جلوس نکالا۔ جس میں ہزاروں ہندو مرد و عورتیں شامل ہوئیں۔ اشلوک اور منتر پڑھے جا رہے تھے۔ لاش گوشالہ میں لے جائی گئی۔ جہاں اسے دفن کیا گیا۔ راستہ میں گلاب چھڑکا اور پھول برسائے گئے۔

وائسرائے کا زلزلہ ریلیف فنڈ شملہ سے ۱۵ اگست کی اطلاع کے مطابق ۵۸ لاکھ ۶۵ ہزار بہتر روپے تک پہنچ چکا ہے۔

سر محمد عثمان کے متعلق مدراس سے ۱۵ اگست کی خبر ہے کہ کل بعد دوپہر آپ گورنری کا چارج دیدیں گے۔

الہ آباد سے ۱۵ اگست کی ایک خبر مظہر ہے کہ کمیونل ایوارڈ کے حامی مسلمان نواب صاحب چھتاری کی قیادت میں ایک وفد انگلستان بھیج رہے ہیں۔ تا کانگرس اور ہندو سبھا کی مخالفت سے اگر اس پر کوئی مضر اثر پڑنے والا ہو۔ تو اسے زائل کرا سکیں۔

برلن سے ۱۵ اگست کی اطلاع ہے کہ جرمنی کے وزیر پبلسٹی جنرل گورنگ موٹر کے حادثہ میں سخت زخمی ہوئے ہیں۔

پنڈت جواہر لال نے ۱۵ اگست کو الہ آباد سے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ کہ چونکہ میں ملکی حالات سے ناواقف ہوں۔ اس لئے ملک کی موجودہ حالت کے متعلق نہ میں نے کوئی اظہار خیال کیا ہے اور نہ ہی کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

اسمبلی کے اجلاس میں ۱۵ اگست کو جب آرمی بل پر بحث ہو رہی تھی۔ تو سر عبد الرحیم نے ایک ترمیم پیش کی کہ فوج کے تمام محکموں میں ہندوستانی اور برطانی افسروں کی حیثیتیں یکساں ہوں۔ ملٹری سکرٹری نے کہا۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے رو سے اسمبلی کوئی ایسا قانون وضع نہیں کر سکتی۔ اس نکتہ پر ایک گھنٹہ بحث ہوئی۔ اور آخر صدر نے رولنگ دیا۔ کہ سر عبد الرحیم کی ترمیم قواعد کے عین مطابق ہے۔ اس پر حکومت کی طرف سے تحریک کی گئی۔ اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے موقع دیا جائے۔

بلہوری (پٹنہ) کے ہندوؤں نے کچھ عرصہ ہوا۔ مسلمانوں پر حملہ کر کے تین کو ہلاک کر دیا تھا۔ اور ان سے ایک بھینس بھی چھین لی تھی۔ جو ذبح کی جانے والی تھی۔ ۲۶ ہندو چالان ہوئے۔ سشن جج پٹنہ نے ۱۳ اگست کو ان میں سے تین کو سزائے عمر قید اور چار کو بری کر دیا۔ باقی ۱۹ کا معاملہ ہائیکورٹ کے سپرد کر دیا۔

اسمبلی میں ۱۵ اگست کو ایک سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے بتایا کہ یکم جولائی ۱۹۳۶ء کو ۱۴ دہشت انگیز انڈیمان بھیجے گئے تھے۔ اور اب وہاں دہشت انگیزوں کی کل تعداد ۱۹۰ ہے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی